REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۹ نبوت ۱۳۳۷ ہش ۔ ۹ نومبر ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۲۵۹

سرمایہ لگانے کے لحاظ سے پاکستان ایک مضبوط اور مستحکم علاقہ ہے

مغربی جرمنی کے نائب وزیر اعظم لڈوگ ارھارڈ کا اعلان

کراچی ۸ رنومبر۔ مغربی جرمنی کے وزیر اقتصادیات اور نائب وزیر اعظم ڈاکٹر لڈوگ ارہرڈ نے اعلان کیا ہے کہ سرمایہ لگانے کے لحاظ سے پاکستان ایک مضبوط اور مستحکم علاقہ ہے۔ اس کی مالی اور اقتصادی حالت ایسی ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو یہاں سرمایہ لگانے میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہیئے۔ ڈاکٹر لڈوگ کل شام بون واپس روانہ ہونے سے قبل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ جرمنی کے تاجر اور صنعت کار پاکستان میں سرمایہ لگانے کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا پاکستان کے حکام نے انہیں یقین دلایا ہے کہ پاکستان میں جو جرمن سرمایہ لگایا جائے گا۔ اسے قومی ملکیت میں لینے اور امتیازی سلوک روا رکھنے کے خلاف پورے تحفظات حاصل ہوں گے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حکام نے یہ بھی یقین دلایا ہے کہ جرمن سرمایہ سے جو نفع حاصل ہوگا اسے منتقل کیا جا سکے گا۔ ایک اخبار نویس نے آپ سے پوچھا کیا پاکستان کے بدلے ہوئے حالات میں (جبکہ یہاں قیمتوں کا تعین کر دیا گیا ہے۔ اور نفع کی شرح ۶ ½ فیصدی مقرر ہوئی ہے) جرمن صنعت کار پاکستان میں اپنا سرمایہ لگانے پر آمادہ ہو جائیں گے آپ نے کہا ہم جس چیز کو اہمیت دیتے ہیں وہ مالی اور اقتصادی استحکام ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کھینچنے کی اولین شرط افراط زر کو روکنا ہے۔ پاکستان کے صدر مملکت اور دوسرے حکام سے میری جو بات چیت ہوئی ہے اس سے پاکستان کی مالی اور اقتصادی حالت کے بارے میں میں نے اچھا اور شرف اثر لیا ہے۔ آپ نے مزید کہا یہاں ترقی کرنے اور حالات کو بہتر سے بہتر بنانے کا پورا عزم پایا جاتا ہے۔ ان حالات میں یہاں اقتصادی سرگرمی کے امکانات بہت روشن ہیں۔ ڈاکٹر لڈوگ نے بتایا پاکستان میں سرمایہ لگانے کی بنیاد کو اور مستحکم بنانے کے سلسلے میں دونوں حکومتوں کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ ابھی جاری رہیگا آپ نے انکشاف کیا کہ آپ ایک ایسی ایجنسی قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ کہ جو پاکستان کی ضروریات کا مطالعہ کر کے جرمن سرمایہ کاروں کو پاکستان میں سرمایہ لگانے کی ترغیب دے۔ ڈاکٹر لڈوگ ارہرڈ کل کراچی سے اپنے وطن واپس روانہ ہو گئے۔

امریکہ تونس کو اسلحہ اور بارود فراہم کریگا

حبیب بورقیبہ کی درخواست پر حکومت امریکہ کا فیصلہ

واشنگٹن ۸ رنومبر۔ امریکہ نے تونس کے صدر جناب حبیب بورقیبہ کی درخواست پر تونس کو وسیع پیمانے پر اسلحہ اور گولہ بارود مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اسلحہ تونس کے ہاتھ قیمتاً فروخت کیا جائے گا۔

حبیب بورقیبہ نے امریکہ کو یقین دلایا ہے کہ تونس یہ اسلحہ کسی کے خلاف استعمال نہیں کرے گا۔ وہ بیرونی خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے اپنی دفاعی قوت میں اضافہ کرنا چاہتا ہے۔ ادھر برطانیہ نے بھی اعلان کیا ہے کہ وہ تونس کو اسلحہ فراہم کرنے کے لئے تیار ہے۔

مشرقی پاکستان میں چاول کی قیمت میں مزید کمی

ڈھاکہ ۸ رنومبر۔ مشرقی پاکستان کی بیشتر منڈیوں میں چاول کی قیمت اور کم ہوگئی ہے آجکل وہاں مختلف قسم کے چاولوں کی قیمت سوا چوبیس روپے من ہے۔ قیمت میں کمی کی وجہ یہ ہے کہ مارشل لا کے نفاذ کے بعد سے چاول کے چھپے ہوئے ذخیرے بہت بڑی مقدار میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ ادھر امان کی فصل بھی بہت اچھی ہوئی ہے جس سے منڈیوں کی صورت حال میں اعتماد بحال کرنے میں بڑی مدد ملی ہے۔

پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے کے نئے چیئرمین

کراچی ۸ رنومبر۔ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چیئرمین جناب غلام فاروق کو جناب جی احمد کی جگہ مغربی پاکستان کے ترقیاتی ادارے کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ رنومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

دو لاکھ روپے جرمانہ یا سات سال قید بامشقت

کراچی ۸ رنومبر۔ کل یہاں ایک خاص فوجی عدالت نے محمد اسمٰعیل نامی شخص کو جس پر غیر ملکی سونا اور ہندوستانی کرنسی اپنے قبضہ میں رکھنے کا الزام تھا دو لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں اسے سات سال قید بامشقت اور پندرہ کوڑوں کی سزا بھگتنی پڑے گی عدالت نے ۲۵ ہزار روپے کی انڈین کرنسی اور ۲۹۰۰ تولہ سونا بھی جو اس کے قبضہ سے برآمد ہوا تھا ضبط کر لینے کا حکم دیا۔

— قاہرہ ۸ رنومبر مصری اخبار الاہرام نے اطلاع دی ہے کہ دریائے نیل پر اسوان بند کی تعمیر اگلے سال کے اوائل میں شروع ہو جائے گی۔

ایک لاکھ تئیس ہزار بوگس راشن کارڈ

ڈھاکہ ۸ رنومبر۔ مشرقی پاکستان کے راشن بندی والے ۱۹ شہروں میں ایک ہفتے کے اندر ایک لاکھ تئیس ہزار ایک سو انتیس بوگس راشن کارڈ اور ۱۵۳ راشن پرمٹ متعلقہ حکام کو واپس کئے گئے ہیں۔ سب سے زیادہ راشن کارڈ چاٹگام میں واپس کئے گئے۔ یہاں ان کی تعداد ۴۸ ہزار تین سو ساٹھ کے لگ بھگ ہے۔ دوسرا نمبر ڈھاکہ شہر کا ہے۔ جہاں ۲۹ ہزار چار سو ستر کارڈوں کی واپسی عمل میں آئی۔ نارائن گنج شہر میں پندرہ ہزار سات سو سے زائد کارڈ واپس کئے گئے۔

کاشتکاروں کے لئے گندم کا بیج

لاہور ۸ رنومبر۔ ڈائریکٹر زراعت مغربی پاکستان نے فصل ربیع کے آئندہ موسم کے دوران میں کاشتکاروں کو بہتر قسم کا گندم کا بیج فراہم کرنے کے لئے بارہ لاکھ من سے زائد گندم فراہم کرنے کا انتظام کیا ہے یہ بیج محکمہ زراعت کے بیج کے ڈپوؤں سے ۱۳ روپے من حاصل کیا جا سکتا ہے۔ صوبے میں بیج کے ڈپوؤں کی تعداد ۱۳ سو سے زائد ہے جو کاشتکار یہ بیج نقد قیمت ادا کر کے نہ خرید سکتے ہوں۔ انہیں اس مقصد کے لئے اپنے اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں سے تقاوی قرضے جاری کئے جا سکتے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ نومبر

ظهر الفساد فی البرّ والبحر

قسط اوّل

کائنات میں جو حکمتوں کا تہ در تہ اور پیچ در پیچ سلسلہ چلا جاتا ہے۔ انسان ابھی ان حکمتوں کے کنارے پر بھی نہیں پہنچ سکا۔ بڑے بڑے سائنسدان اور فلسفی جو ان حکمتوں کو معلوم کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ ان کی عقلیں ان رازوں کے سمجھنے سے عاری ہیں حقیقت یہ ہے کہ آخر ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ بقول حافظ شیرازی ع

کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را

اس کے باوجود بعض لوگ جن کو نیم خواندہ کہنا چاہئیے کوئی معمولی سی بات دریافت کر لیتے ہیں۔ تو وہ غرور میں آجاتے ہیں۔ جہاں تک انسانوں کی باہم سمجھوں کا موازنہ کرنے کا تعلق ہے بے شک بعض بعض پر فوقیت رکھتے ہیں۔ لیکن بڑے سے بڑے سمجھدار انسان کی پہچان یہی ہے کہ وہ مقر ہو کہ قدرت کے رازوں میں سے وہ کچھ بھی نہیں جان سکا۔ اور جو کچھ اس نے جانا ہے۔ اس کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ پکار اٹھے۔ کہ

سمجھ لیا ہے ترا راز اے طلسم جہاں
کہ جتنا راز کھلے اور راز ہو جائے

یعنی انسان جتنا کائنات کے رازوں کا کھوج لگانے میں دور نکل جاتا ہے۔ اتنا ہی اس پر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ابھی وہیں ہے جہاں تھا۔ اور اس نے کوئی ترقی نہیں کی ؛

یورپ کے دانشمندوں نے علوم و فنون میں جو ترقی کی ہے۔ اور بعض قدرتی طاقتوں کا علم حاصل کیا ہے۔ اور ان سے وہ کام لے رہے ہیں۔ ہم اس کی تحقیر نہیں کرتے۔ بلحاظ انسان کے یہ ہم سب کے لئے قابل فخر ہے۔ لیکن جب کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انسان کے متعلق فرمایا ہے وہ ظلوماً جہولاً واقع ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے اس ذرا سے علم پر یہاں تک ناز کرنے لگتا ہے کہ وہ اس ہستی سے بھی انکار کر دیتا ہے۔ جس کے بغیر یہ کائنات کا پُر حکمت کارخانہ نہ وجود میں آسکتا ہے۔ اور نہ چل سکتا ہے۔ چنانچہ ایسے نیم حکیموں نے جیسا کہ مثلاً روس کے سربراہ ہیں وجود باری تعالیٰ کے عقیدہ کے خلاف مہم کا آغاز کر رکھا ہے۔ اور کوشش کر رہے ہیں۔ کہ انسان کے دل سے اس عقیدہ کو ہی سرے سے دھو ڈالا جائے۔ اور اس کو سراسر اپنی عقلی قوتوں کا پرستار بنا دیا جائے ؛

اگر ہم دنیا کی تاریخ کا اس نقطہ نظر سے مطالعہ کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا پر ایسے دور گاہ بگاہ آتے رہے ہیں کہ جب انسان صانع کائنات کو فراموش کر دیتے رہے ہیں۔ اور یہ زمانے وہی ہوتے رہے ہیں۔ جن میں انسان اپنی بدعنوانیوں اور آزاد خیالیوں کی وجہ سے سخت مصائب میں گرفتار ہو جاتے رہے ہیں۔ ہر قسم کی برائیاں پھیل جاتی رہی ہیں۔ چوری زنا اور اس قسم کے جرائم بکثرت ہونے لگتے ہیں۔ ہر طرف بے اطمینانی نظر آتی ہے پریشانیاں اور پراگندگیاں معاشرہ میں راہ پاتی رہی ہیں۔ تاریخ نے ایسے ادوار کے جو نقشے چھوڑے ہیں۔ ہر ملک اور ہر قوم میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ پرانی داستانوں اور آثار سے ان کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ قومی کتابوں میں ان کے نشانات موجود ہیں۔ ان زمانوں کے بعض خود پرست اور جابر انسانوں کے نام باقی رہ گئے ہیں۔ جن کو سنتے ہی ظلم و ستم اور گناہ و جرم کے مناظر سامنے آجاتے ہیں۔ شداد۔ نمرود اور فرعون ایک طرف کرن۔ دریودھن دوسری طرف اور پھر ابولہب اور ابوجہل وغیرہ ایسے نام ہیں۔ جن کو سنتے ہی انسانی فطرت میں نفرت کے جذبات ابھرتے ہیں ؛

الغرض تاریخ عالم کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے۔ کہ اس دنیا میں مختلف ممالک اور اقوام پر گاہ بگاہ انتہائی ذلت کے دور آتے رہے ہیں۔ جن کو ہم قرآنی زبان میں

ظهر الفساد فی البر والبحر

کہہ سکتے ہیں۔ ایک دور جب تمام بر و بحر میں فساد پھیل جاتا ہے۔ انسان باہم قتل و غارت ظلم و جور اور طرح طرح کے جرائم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور قریب ہوتا ہے کہ نسل انسانی اپنے ہی ہاتھوں بالکل ختم ہو جائے ؛

تاریخ میں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جب کبھی ایسا دور دنیا پر آیا ہے۔ یقیناً ہر وقت کوئی نہ کوئی ایسا انسان بھی کھڑا ہوتا رہا ہے۔ جو اس دور کی مادی قوتوں کو للکارتا ہے۔ اور شدادوں اور نمرودوں کو چیلنج کرتا ہے۔ اور انہیں بتاتا ہے کہ تمہاری یہ خود پرستیاں بالکل بے بنیاد ہیں۔ تمہاری یہ مادی قوتیں روحانی قوت کے مقابلہ میں اسی طرح ہیچ ہیں۔ جس طرح تمہاری حکمتیں کائنات کی حکمتوں کے اتھاہ سمندر کے سامنے ہیچ ہیں۔ پہلے وہ تنہا ہی کھڑا ہوتا ہے۔ اور انسان اس کے بظاہر ناچیز وجود کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ کہ یہ ایک بشر فساد کی اتنی بڑی طاقتوں کے مقابلہ میں کیا ہستی رکھتا ہے۔ جو اس طرح کلام کر رہا ہے۔ اور بڑے وثوق سے شدادوں اور نمرودوں کے مقابلہ کو نکلا ہے۔ اس طرح اس کا تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ اس کو دیوانہ سمجھ کر اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن چندہی دنوں میں بعض سعید روحیں اس کے کلام سے اثر پذیر ہو کر اس کے ساتھ ملنے لگتی ہیں۔ اور روز بروز ان کا دائرہ وسیع ہونے لگتا ہے۔ تو وہ اس کی ایذا دہی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے راستہ میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں۔ اس کی تحقیر کی جاتی ہے۔ اور ہر طرف سے اس کو گھیرے میں لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن ان کی سب کوششیں ناکام جاتی ہیں۔ آہستہ آہستہ دنیا کی فضا بدلنے لگتی ہے۔ جرائم اور گناہ ظلم اور ستم ختم ہو جاتے ہیں اور فساد کے طوفان رام ہو جاتے ہیں۔ ہر طرف امن اور چین نظر آنے لگتا ہے۔ اور انسانیت اطمینان کا سانس لینے لگتی ہے ؛

اقوام کی تاریخ میں ایسے مناظر ناپید نہیں ہیں۔ ہر ملک اور ہر قوم اس سے آشنا ہے۔ کہ تمام ماحول ایک تو گناہ آلود ہو چکا تھا۔ کہ پھر کسی ایک انسان کی وجہ سے وہ ایسا بدلا ہے۔ کہ تمام فسادات مٹ گئے ہیں۔ گناہ اور جرم ختم ہو گئے ہیں یہ اعجاز ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں معمولی سے معمولی تعلیم کا انسان بھی اگر اس نقطۂ نظر سے تاریخ عالم کا مطالعہ کرے تو اس کو ایسے مناظر ضرور نظر آئیں گے کہ جب انسان خود پرست ہو جاتا ہے۔ اپنے بنانے والے کو فراموش کر دیتا ہے۔ تو ہر قسم کی برائیاں چار طرف پھیل جاتی ہیں۔ لیکن جب ایک انسان اٹھ کر اللہ تعالیٰ کا نام پکارتا ہے۔ تو تمام معاشرہ گناہ کی آلودگیوں سے صاف ہو جاتا ہے۔ نئی زندگی۔ نئی قوتیں کام کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ ہر طرف امن و امان کی فضا پھیل جاتی ہے۔ لوگ ظلم و جور چھوڑ دیتے ہیں۔ بدکرداریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ انسان کے دماغ سے مادہ پرستی کے نشے اتر جاتے ہیں ؛

(باقی)

روایاتِ اسلام

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل)

(۱)

عمرو بن عبسہؓ بیان کرتے ہیں کہ شروع سے ہی مجھے بتوں سے نفرت تھی۔ میری قوم کے سارے لوگ اگرچہ بتوں کے پجاری تھے لیکن مجھے ان کی یہ رسوم ایک آنکھ نہ بھاتیں اور میں انہیں گمراہ سمجھتا۔ اسی اثناء میں میری ملاقات ایک ایسے آدمی سے ہوئی جو مکہ سے آیا تھا۔ اس نے وہاں کے عجیب و غریب حالات بتائے اور آنحضرت (صلی) اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر کیا۔ یہ حالات سن کر مزید تحقیق کا شوق دامن گیر ہوا۔ اور میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ کی طرف چل پڑا۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ اہل مکہ کی مخالفت زوروں پر ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ انتہائی خطرات سے دوچار ہیں۔ ڈرتے ڈرتے لوگوں سے بچتے بچاتے میں آپ کی خدمت میں پہنچا اور آپ سے پوچھا

سوال:۔ آپ کیا ہیں۔

جواب:۔ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں۔

سوال:۔ نبی کیا ہوتا ہے۔

جواب:۔ اللہ تعالیٰ کا رسول جسے لوگوں تک اس کا پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا گیا ہو۔

سوال:۔ کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

جواب:۔ ہاں۔

سوال:۔ آپ کیا پیغام لائے ہیں۔

جواب:۔ مجھے لوگوں تک یہ پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں بتوں کی پوجا ترک کر دی جائے۔ اور خونی رشتوں کو استوار اور انسانی جان کا احترام کیا جائے اور راستوں کا امن بحال ہو۔

سوال:۔ جن لوگوں نے آپکو مانا ہے وہ کیسے ہیں۔

جواب:۔ ان میں آزاد بھی ہیں اور غلام بھی۔ ابوبکرؓ نے بھی مجھے مانا ہے۔ اور ان کے غلام بلالؓ نے بھی۔

سوال:۔ میں اسلام قبول کر کے آپکے متبعین میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

جواب:۔ تم مشکلات و مصائب کا مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ بڑا کٹھن راستہ ہے بہتر ہے اس وقت واپس چلے جاؤ یہاں کے حالات ایسے ہیں کہ ان میں رہ کر کام کرنا مشکل ہے۔ لازماً ہمیں کسی اور جگہ کو اپنا مرکز بنانا پڑے گا۔ جب اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا کرے تو پھر آ جانا۔

میں دل سے تو مسلمان ہو چکا تھا لیکن آپ کے ارشاد پر واپس اپنے قبیلہ میں چلا گیا۔ اور حالات کا انتظار کرنے لگا۔ جب کوئی باہر سے آتا تو اس سے صورت حالات معلوم کرنے کی کوشش کرتا۔ ایک بار یثرب سے ایک چھوٹا سا قافلہ ہمارے ہاں آیا۔ میں نے ان سے پوچھا۔ یہ آپ کے ہاں کیا چرچا ہے۔ مکہ کا یہ آدمی کیوں آپ کے ہاں پناہ گزین ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ یہ محمدؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ مکہ والے آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے لیکن وہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے اور آپ صحیح و سلامت مدینہ پہنچ گئے۔ اب آپ ہمارے ہاں مقیم ہیں۔ ان معلومات سے مجھے بہت خوشی ہوئی سوار ہو کر مدینہ پہنچا۔ اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

سوال:۔ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں۔

جواب:۔ ہاں ہاں کیوں نہیں۔ تم وہی ہو نا جو مکہ میں ملے تھے۔

سوال:۔ حضور مجھے وہ علم سکھائیں جس سے میں ناواقف ہوں۔

جواب:۔ آپ نے فرمایا ایمان کے بعد نماز ہے۔ سورج نکلنے سے پہلے پہلے صبح کی نماز پڑھ لینی چاہیئے۔ اسکے بعد اس وقت تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے جب تک کہ سورج کافی بلندی پر نہ آ جائے۔ کیونکہ یہ وقت کفار کی عبادت کا ہے۔ سورج جب نیزہ یا دو نیزے کے برابر بلند ہو تو پھر چاشت کی نماز پڑھی جائے۔ یہ بہت بابرکت نماز ہے۔ اس میں فرشتے اترتے ہیں۔ پھر جب سایہ ڈھلنے لگے۔ تو ظہر کی نماز ادا کی جائے۔ اس نماز کے وقت بھی فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ پھر عصر کی نماز کا وقت ہے۔ سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز ہے۔ جب سورج غروب ہو رہا ہو تو یہ وقت بھی چونکہ کفار کی عبادت کا ہے۔ اس لئے ایسے وقت میں بھی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔

سوال:۔ حضور وضو کس طرح کیا جائے۔

جواب:۔ فرمایا پانی لے کر پہلے کلّی کی جائے پھر ناک صاف کیا جائے اس سے منہ اور ناک کی تمام آلائشیں اور ہر قسم کے گناہ دور ہونگے۔ پھر الٰہی ارشاد کے مطابق منہ دھویا جائے پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے جائیں پھر سر کا مسح کیا جائے۔ اس کے بعد ٹخنوں تک پاؤں دھوئے جائیں پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور دو رکعت

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آسمانی نشانوں سے حصہ لینے والوں کے تین طبقے

آسمانی نشانوں سے حصہ لینے والے تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں! اوّل وہ جو کوئی ہنر اپنے اندر نہیں رکھتے اور کوئی تعلق خدا تعالیٰ سے ان کا نہیں ہوتا صرف دماغی مناسبت کی وجہ سے ان کو بعض سچی خوابیں آ جاتی ہیں۔ اور سچے کشف ظاہر ہو جاتے ہیں جن میں سے کوئی مقبولیت اور محبوبیت کے آثار ظاہر نہیں ہوتے اور ان سے کوئی فائدہ ان کی ذات کو نہیں ہوتا اور ہزار ہا دل شریر اور بدچلن اور فاسق و فاجر ایسی بدبودار خوابوں اور الہاموں میں ان کے شریک ہوتے ہیں -------- ان لوگوں کے خوابوں کی حالت اقسام ثلاثہ میں سے اس جسمانی نظارہ سے مشابہ ہے جب کہ ایک شخص دور سے صرف ایک دھواں آگ کا دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی نہیں دیکھتا اور نہ آگ کی گرمی محسوس کرتا ہے کیونکہ یہ لوگ خدا سے بالکل بے تعلق ہیں! اور روحانی امور سے صرف ایک دھواں ان کی قسمت میں ہے جس سے کوئی روشنی حاصل نہیں ہوتی۔

پھر دوسری قسم کے خواب بین یا ملہم وہ لوگ ہیں جنکو خدا تعالیٰ سے کسی قدر تعلق ہے مگر کامل تعلق نہیں۔ ان لوگوں کی خوابوں یا الہاموں کی حالت اس جسمانی نظارہ سے مشابہ ہے جبکہ ایک شخص اندھیری رات اور شدید البرودت میں دور سے ایک آگ کی روشنی دیکھتا ہے اس دیکھنے سے اتنا فائدہ تو اسے حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ ایسی راہ پر چلنے سے پرہیز کرتا ہے جس میں بہت سے گڑھے اور کانٹے اور پتھر اور سانپ اور درندے ہیں مگر اسقدر روشنی اسکو سردی اور ہلاکت سے بچا نہیں سکتی۔ پس اگر وہ آگ کے گرم حلقہ تک پہنچ نہ سکے تو وہ بھی ایسا ہی ہلاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اندھیرے میں چلنے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔

پھر تیسری قسم کے ملہم اور خواب بین وہ لوگ ہیں جن کے خوابوں اور الہاموں کی حالت اس جسمانی نظارہ سے مشابہ ہے جبکہ ایک شخص اندھیری اور شدید البرودت رات میں نہ صرف آگ کی کامل روشنی ہی پاتا ہے اور اس میں چلتا ہے۔ بلکہ اس کے گرم حلقہ میں داخل ہو کر بکلی سردی کے ضرر سے محفوظ ہو جاتا ہے اس مرتبہ تک وہ لوگ پہنچتے ہیں جو شہوات نفسانیہ کا چولہ آتش محبت الٰہی میں جلا دیتے ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں جو آگے موت ہے اور وہ دوڑ کر اس موت کو اپنے لئے پسند کر لیتے ہیں وہ ہر ایک درد کو خدا کی راہ میں قبول کرتے ہیں اور خدا کے لئے اپنے نفس کے دشمن ہو کر اور اس کے برخلاف قدم رکھ کر ایسی طاقت ایمانی دکھلاتے ہیں کہ فرشتے بھی ان کے اس ایمان سے حیرت اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں وہ روحانی پہلوان ہوتے ہیں! اور شیطان کے تمام حملے ان کی روحانی قوت کے آگے ہیچ ٹھہرتے ہیں۔ وہ سچے وفادار اور صادق مرد ہوتے ہیں۔ کہ نہ دنیا کی لذات کے نظارے انہیں گمراہ کر سکتے ہیں! اور نہ اولاد کی محبت اور نہ بیوی کا تعلق انکو اپنے محبوب حقیقی سے برگشتہ کر سکتا ہے غرض کوئی تلخی انکو ڈرا نہیں سکتی اور کوئی نفسانی لذت انکو خدا سے روک نہیں سکتی اور کوئی تعلق خدا کے تعلق میں رخنہ انداز نہیں ہو سکتا۔

یہ تین روحانی مراتب کی حالتیں ہیں جن میں سے پہلی حالت علم الیقین کے نام سے موسوم ہے اور دوسری حالت عین الیقین کے نام سے نامزد ہے اور تیسری مبارک اور کامل حالت حق الیقین کہلاتی ہے اور انسانی معرفت کامل نہیں ہو سکتی اور نہ کدورتوں سے پاک ہو سکتی ہے جب تک حق الیقین تک نہیں پہنچی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱-۲۲)

نماز ادا کی جائے اس طرح وضو کرنے سے انسان پاکیزگی اور صفائی حاصل کرتا ہے۔ گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ اور انسان ایسا لگتا ہے۔ جیسے وہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عمرو سے مزید اطمینان کی غرض سے پوچھا۔ کیا واقعی آپ نے یہ باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں عمرو نے جواب دیا۔ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں جسم کمزور ہو چکا ہے اور آخری وقت قریب ہے۔ ایسے وقت میں انسان عام جھوٹ بھی نہیں بول سکتا۔ چہ جائیکہ میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے بارہ میں جھوٹ بولوں۔ میں نے کئی بار آپ سے یہ باتیں سنیں اور پوری قطعیت کے ساتھ اب ان باتوں کو آگے بیان کر رہا ہوں۔

(۲)

ابو مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک اجنبی شخص آئے۔ سلام کیا اور باادب دو زانو ہو کر بیٹھ گئے اور عرض کی کہ اے اللہ تعالےٰ کے رسول اسلام کیا ہے؟

آپ نے فرمایا اسلام کے معنے یہ ہیں کہ تم اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دو۔ اور یہ گواہی دو کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نماز پوری شرائط کے ساتھ ادا کرو اور زکوٰۃ دو۔ جب تم ایسا کرنے لگو تو سمجھ لو کہ تم مسلمان ہو۔ پھر پوچھا ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کو مانو۔ اسی طرح آخری دن پر فرشتوں پر کتابوں پر نبیوں پر۔ موت کے بعد دوسری زندگی پر جنت و دوزخ پر۔ حساب و کتاب اور میزان عدل پر اور قدر خیر و شر پر ایمان لاؤ۔ یہ سب کچھ مان لینے کے بعد تم مومن کہلاؤ گے۔ پھر سوال کیا۔ اے اللہ تعالےٰ کے رسول احسان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ کی اس طرح عبادت کرو۔ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ مقام حاصل نہ ہو سکے تو اس یقین سے تو تمہیں پُر ہونا چاہیئے کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس کے بعد ہی تم محسن کہلا سکتے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ سوال کرنے والے کی آواز ہمیں سنائی نہیں دے رہی تھی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوابات ہم اچھی طرح سن رہے تھے۔ اور بڑے حیران تھے پھر سوال ہوا وہ گھڑی کب آئے گی۔

آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ ہی کو اس کا صحیح صحیح علم ہے۔ اسی طرح بارانِ رحمت کے نزول رحموں میں ہونے والے وجود اور کل جو کچھ ہوگا اور کہاں کوئی مریگا ان سب کا علم اللہ تعالےٰ ہی کے پاس ہے۔ کیونکہ وہ علیم ہے اور وہی ان امور پر آگاہی کے راستے کھول سکتا ہے۔ سائل نے عرض کی۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو میں اپنی طرف سے اس گھڑی کی ایک دو علامتیں عرض کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں بتائیے۔ سائل نے کہا جب لونڈی اپنا آقا جننے لگی۔ بہت بڑی اور اونچی اونچی عمارتیں تعمیر ہونگی۔ ننگے پاؤں رہنے والے اجڈ سردار بن جائیں گے۔ یہ قرب ساعت کا وقت ہوگا۔ جب یہ باتیں ہو چکیں۔ تو وہ آنے والے صاحب واپس ہوئے۔ اور دیکھتے دیکھتے ہمارے سامنے سے غائب ہو گئے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے تعجب کو دیکھتے ہوئے فرمایا۔ یہ جبرئیلؑ تھے۔ جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔

(۳)

عمرو بن عبسہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اپنے دل کو اللہ تعالےٰ کے حوالے کر دے تیری زبان اور تیرے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں یہ اسلام ہے۔ پھر اس نے پوچھا بہترین اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا سچا ایمان اس نے عرض کی ایمان کسے کہتے ہیں آپ نے جواب دیا اللہ تعالےٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو ماننا ایمان ہے پھر اس شخص نے پوچھا بہترین ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ہجرت اس نے پوچھا ہجرت کے کیا معنے ہیں ارشاد ہوا بدی اور فساد کو چھوڑنا ہجرت ہے۔ کونسی ہجرت بہترین ہے۔ اس نے پھر سوال کیا آپ نے فرمایا اپنے سارے مقاصد ترک کر کے اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرنا بہترین ہجرت ہے۔ اس نے پوچھا جہاد کی کیا تفسیر ہوگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا دشمنوں سے لڑنا اور اسلام کی طرف سے مدافعت کرنے کا نام جہاد ہے۔ تو پھر بہترین جہاد کونسا ہوگا۔ اس نے مزید سوال کیا۔ گھمسان کی جنگ میں داد شجاعت دینا بڑھ چڑھ کر حملہ آور ہونا بہترین جہاد ہے۔ اور اگر امن کے حالات ہوں۔ تو پھر اخلاص بھرے ارادوں کے ساتھ حج

ادا کرنا اور عمرہ کے لئے جانا اور اسی قسم کے نیک کام بہترین عمل ہوں گے۔

(۴)

جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ حج کے ایام تھے۔ مکہ کے مضافات میں خیف نامی مقام پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تقریر فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس آدمی کو خوشحال اور خوشگوار زندگی عطا کرے جس نے میری بات کو سنا اور پھر ٹھیک ٹھیک اسے دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے جس کو بات پہنچائی گئی ہے وہ بیان کرنے والے سے زیادہ سمجھدار ہو اور بات کی تہ تک پہنچنے کی زیادہ اہلیت رکھتا ہو۔ مومن کا دل اخلاص بھرا عمل حکام وقت کی اطاعت اور جماعت سے وابستگی قابل رشک نعمتیں ہیں۔ اور جن کو یہ نعمت ملے۔ اُن کی دعا ان کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔ یعنی وہ فوراً قبول ہوتی ہے

(۵)

عبداللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کا نام رفیق بھی ہے وہ نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرم روی سے وہ کچھ عطا کرتا ہے۔ جو ترش روی اور سخت کلامی سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

(۶)

یزید بن الاسودؓ بیان کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ جیسا میرے متعلق گمان کرتا ہے اور جیسا وہ مجھے سمجھتا ہے۔ اسی کے مطابق میں اس سے سلوک کرتا ہوں۔ اب یہ اس کا کام ہے کہ وہ میرے متعلق حسن ظن رکھے اور بدظنی سے بچے۔

(۷)

مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ میں ایک آدمی کے ہاں جاتا ہوں وہ میری کوئی آؤ بھگت نہیں کرتا اور نہ ہی مہمانی کا حق ادا کرتا ہے۔ اگر ایسا شخص میرے پاس آئے تو کیا میں اس سے بدلہ لے سکتا ہوں۔

آپ نے فرمایا نہیں تمہیں چاہیئے مہمان کی حیثیت سے اس کی خاطر مدارت کریں اور اس سے اچھی طرح پیش آئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا لباس کچھ نہ تھا۔ پھٹا پرانا اور میلا ہو رہا تھا۔ آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس اللہ کی دی ہوئی دولت ہے۔ میں نے عرض کی۔ الحمد للہ اس کا دیا سب کچھ ہے۔ اونٹ بھی ہیں۔ بکریاں بھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو پھر اس نعمت کا اثر بھی تو ظاہر ہونا چاہیئے جس سے پتہ چلے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو سب کچھ دے رکھا ہے یعنی تحدیث بالنعمت کے طور پر اچھا لباس پہنا کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے لئے صدقہ اور اجتماعی دعا

قلعہ سوبھا سنگھ کی جماعت کے دوست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے اور حضور کا سایہ جماعت کے سر پر تا دیر سلامت رکھے۔ حضور کی صحت یابی کے لئے آج بروز جمعہ ایک بکرا ذبح کیا گیا

اعلان نکاح

بتاریخ یکم نومبر ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ سید منور حسین صاحب بخاری ابن سید تاج حسین صاحب بخاری بی ایس ٹی ساکن سیدانوالی ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ سیدہ رضیہ تسنیم صاحبہ بنت ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بخاری آف سیالکوٹ حال مقیم لائلپور بعوض مبلغ پانچہزار روپیہ حق مہر شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے مسجد احمدیہ لائلپور میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ (کیپٹن سید رفیق احمد بخاری محلہ بجلی گھر سیالکوٹ)

درخواست دُعا

میرا داماد کنور ادریس سی ایس پی اور میری بیٹی خالدہ ایم بی۔ بی۔ ایس انگلستان گئے ہیں بزرگوں بہنوں اور بھائیوں سے ان کی خیر و عافیت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(بیگم غلام اللہ چوہدری ۲۶ سی گلبرگ لاہور)

سچے خواب

ابراہیم لنکن نے اپریل ۱۸۶۵ء میں مرنے سے چند دن پہلے ایک رات خواب میں اپنی موت کا نظارہ دیکھا۔ لنکن نے موت سے پہلے اپنے سوانح نگار وارڈ ہیمن کو بتایا وہ وائٹ ہاؤس میں یکے بعد دیگرے کمروں میں پھر رہا ہے اسے تمام کمرے خالی نظر آئے البتہ ایک کمرے سے اسے رونے کی آواز آ رہی تھی جب وہ مشرقی کمرہ میں پہنچا تو اس نے ایک مغموم مجمع دیکھا۔ کمرہ کے وسط میں تابوت پڑا تھا۔ لنکن نے پوچھا کون مر گیا ہے۔ کسی نے جواب دیا۔

"پریذیڈنٹ" اسے کسی نے قتل کر دیا ہے۔"

تاریخ بتاتی ہے کہ بادشاہ کروسس نے ایک خواب دیکھا کہ اس کا لڑکا آتھیس مارا گیا ہے۔ اس خواب کے تھوڑا عرصہ بعد لڑکا اس شخص کے ہاتھ سے قتل ہو گیا جسے بادشاہ نے اپنے خواب کے پیش نظر لڑکے کا محافظ قرار دیا تھا

اسی طرح سیزر کو بھی اس کی بیوی کے ایک خواب کے ذریعہ موت کی خبر مل گئی تھی۔ جس میں اس نے اسے قتل کیا ہوا دیکھا تھا۔

انسانی شعور مکان و زمان کی حدود پھاند کر ایسی باتوں کی پیشگوئی کرتا ہے جن کے ظہور پذیر ہونے کے بظاہر کوئی اسباب نظر نہیں آتے۔ خوابوں کے متعلق تحقیقات کرنے سے انسان اور دنیا کے نظریہ میں ایک انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ سوچنا پڑتا ہے کہ پس پردہ کونسی ایسی طاقت ہے۔ اور اس قسم کی پیشگوئیاں حقیقتاً ممکن ہیں۔ بہت سی مثالوں سے یہ یقین آ جاتا ہے کہ خواب پیشگوئیوں کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ سوانح نگار کے بیانات کے علاوہ بھی کوئی ثبوت ان کی سچائی کے لئے مہیا کیا جائے جو دوسروں کے اطمینان کا باعث ہو سکے۔

ڈاکٹر والٹر فرینکلن پرنس نے جو خوابوں کی سچائی اور پیشگوئیوں کے متعلق سائنس کی روشنی میں تحقیقات کر رہا تھا ایک رات خواب دیکھا کہ ایک سرنگ میں داخل ہوتے وقت ایک مسافر گاڑی دوسری مسافر گاڑی سے ٹکرا گئی۔ اس نے یہ خواب اپنی بیوی کو سنایا جو اپنے خاوند کی دہشت ناک آوازوں سے جاگ اٹھی تھی۔ اس کے چند گھنٹوں بعد اس جگہ سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر ریل گاڑیوں کے تصادم کا ایک حادثہ رونما ہوا۔ جس میں بہت سے آدمی زخمی ہوئے اور مارے گئے۔

اس سے بھی زیادہ قابل فہم وہ خواب ہیں جن میں خواب دیکھنے والا خود خواب سے متعلق دیکھتا ہے۔ ایک مشہور پروفیسر نے اپنا خواب بیان کیا کہ شباب کے ایام میں ایک قریبی شہر میں اس کو کسی سے ملاقات کے لئے جانا تھا جس کی تاریخ بھی مقرر تھی۔ اور اسے یہ سفر گاڑی کے ذریعے طے کرنا تھا۔ لیکن روانگی سے ایک رات پہلے اس نے خواب دیکھا کہ وہ تباہی کے منہ میں ہے۔ ایک پرانی قسم کی ریل گاڑی کا آتش دان اس پر گرا اور وہ زخمی ہو گیا۔ خواب سے متأثر ہو کر اس نے مقررہ تاریخ پر روانگی ملتوی کر دی۔ سچ مچ جس گاڑی سے اسے جانا تھا وہ تباہ ہو گئی۔ اور انجن کا آتشدان ایک مسافر کے سر پر گرا جس سے وہ زخمی ہو گیا۔

بعض خوابوں کی تعبیر بعینہٖ اسی طرح نہیں ہوتی جس طرح دیکھی جاتی ہیں۔ ایک جج نے خواب دیکھا کہ وہ کیتھولک گرجا میں ایک جنازہ میں شریک ہے۔ جنازہ کی رسوم کی ادائیگی کے دوران قائم مقام پادری نے جج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"۳۱ دن" پھر اس جج نے دیکھا کہ تابوت میں پریذیڈنٹ روزویلٹ کی لاش ہے جو اس وقت زندہ تھا۔ وہ خواب دیکھ کر قریباً بھول چکا تھا۔ لیکن عین ۳۱ دن کے بعد وہ کیتھولک ہسپتال میں بلایا گیا۔ جہاں اس کی والدہ دل کے دورہ کے سبب لائی گئی تھی اور وہاں آ کر مر گئی تھی۔

تاہم بہت سے خواب ایسے بھی ہیں جو مستقبل میں اسی طرح سامنے آ جاتے ہیں۔ جس طرح دیکھے گئے تھے۔ ایک نوجوان نے خواب دیکھا۔ وہ خواب میں اذیت محسوس کر رہا تھا۔ اسے اس حال میں دیکھا تو اس کی بیوی نے اسے جگا دیا۔ وہ جاگا تو بڑے غصہ کا اظہار کیا اور اپنا خواب سنایا کہ وہ ایک بڑے سے سفید کمرے میں تھا۔ کمرہ کے وسط میں ایک بڑا سا میز پڑا تھا جس پر بڑی تیزی سے روشنی پڑ رہی تھی۔ اور اس میز پر ایک شخص گھٹنے اونچے کئے چت لیٹا تھا۔ اس پر سفید چادر پڑی ہوئی تھی اور چہرہ چادر سے باہر تھا۔ اس کی شکل بگڑی ہوئی تھی جو ناقابل شناخت تھی۔ دوسرے دن اس نوجوان کو ہسپتال بلایا گیا۔ اس کے چچا کو کار کا ایک حادثہ پیش آ گیا تھا جب وہ ہسپتال میں داخل ہوا تو اس نے وہی منظر دیکھا جو دیکھ چکا تھا۔ تیز روشنی کے نیچے میز پر ایک شخص سپید چادر اوڑھے لیٹا ہے اس کے گھٹنے اٹھے ہوئے ہیں اور سفید چادر سے اس کا جسم ڈھکا ہوا ہے اور چہرہ چادر سے باہر ہے جو مسخ شدہ اور ناقابل شناخت ہے۔

ایک عورت نے خواب دیکھا کہ وہ حسب معمول اتوار کی تعطیل منانے کے لئے اپنے دوستوں کے ہاں ورتھنگ جا رہی ہے اس کا میزبان جو معمولاً اسٹیشن پر کار لے کر آیا کرتا تھا گھوڑا گاڑی لے کر آیا۔ اور جب وہ اسٹیشن سے گھر جا رہے تھے تو اس عورت کو سڑک پر کالے رنگ کا پرس پڑا ہوا ملا۔ اور جب اس پرس کو اٹھایا تو اس میں کرنسی نوٹ اور سکے تھے۔ دو ہفتہ بعد وہ عورت ورتھنگ گئی تو اس کے تعجب کی انتہا نہ رہی جب اس کا میزبان موٹر کے بدلے گھوڑا گاڑی لے کر اسٹیشن پر استقبال کے لئے آیا ہوا تھا۔ جس نے کار نہ لانے پر عذر کرتے ہوئے کہا کار مرمت کے لئے گئی ہوئی اس لئے وہ گاڑی لے کر آیا ہے عورت نے کہا کہ گاڑی آہستہ چلائیں مجھے سڑک پر سیاہ رنگ کا پرس تلاش کرنا ہے۔ تین میل چلنے کے بعد اسے سڑک پر سیاہ رنگ کا پرس پڑا ہوا ملا۔ جس میں سات پونڈ کے نوٹ تھے اور بہت سے شلنگ۔ اب ان تجربات کے متعلق سائنس کیا کر سکتی ہے؟ کیا وہی نہیں جو دوسرے مظاہر سے کیا ہے۔ لہٰذا ان کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔ اور ممکن ہو سکے تو ان کے اسباب کا بھی جو پس پردہ ہیں گہری نظر سے مطالعہ کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں یہ مقدم چیز ہے کہ ایسے تجربات کی تفصیل جس قدر فراہم ہو سکے جس میں حیرت انگیز واقعات سے دو چار ہونا پڑتا ہے اس کے علاوہ عالم ہوش کے خوابوں کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بعض اوقات انسان بیداری میں بھی اس قسم کی پیشگوئیاں کرنے والے خواب دیکھتا ہے۔ اور اس کی تعبیر بھی معاً سامنے آ جاتی ہے۔

مضمون نگار کی بیوی جس نے اس نوعیت کے چار ہزار تجربات جمع کئے ہیں ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتی ہے کہ میں اپنے ایک دوست اور اسکے دو بچوں کے ساتھ گھوڑوں کی نمائش دیکھنے کے لئے گئی۔ کار مقررہ جگہ پر کھڑی کر دی گئی اور میں کنبہ کے بقیہ ممبروں کا انتظار کرنے لگی۔ ایک خیال بجلی کی طرح میرے ذہن میں دوڑا۔ ایک سیاہ موٹر گذرتی ہوئی معلوم ہوئی اور اس کے داہنے پہیے سے چھوٹا سا لڑکا ٹکراتا ہوا نظر آیا۔ تین گھنٹہ بعد جب ہم نمائش دیکھ کر واپس جا رہے تھے۔ اور چھوٹا لڑکا ہمارے آگے آگے چل رہا تھا۔ پیشتر اس کے کہ میں کچھ بولوں ایک سیاہ رنگ کی موٹر بڑی تیزی سے گذر گئی۔ اور اس کے داہنے پہیے سے دوڑتا ہوا لڑکا معمولی طور پر ٹکرایا اور اچک کر پرے گر گیا جس سے اسے خفیف سی چوٹ آئی۔

ایک ملٹری آفیسر نے بتایا کہ ایک روز اتوار کے دن وہ موٹر پر سیر و تفریح کے لئے جا رہے تھے کہ اچانک اس کی بیوی نے اس کا بازو پکڑ لیا اور کہا کہ اس کی لڑکی خیریت سے نہیں ہے وہ تباہی کی زد میں ہے۔ وہ گھر واپس آ گئے اور ٹیلیفون کیا وہ یہ معلوم کر کے حیران رہ گیا کہ عین اس وقت میں جب اس کی بیوی نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے اضطراب کا اظہار کیا تھا۔ لڑکی کو موٹر کار میں حادثہ پیش آ گیا تھا۔

اکثر حالتوں میں مکان و زمان کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ اچانک آگاہی کی چمک ذہنوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ باوجود اس کے کہ سینکڑوں اور ہزاروں میل ایک دوسرے سے عزیز دور ہوتے ہیں

ایک آدمی نے خواب دیکھا کہ ایک طیارہ کو حادثہ پیش آ گیا ہے۔ اس نے تین نوجوانوں کو لیٹے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے ایک کا پتلا سا چہرہ تھا۔ گندمی رنگ تھا اور وہ افسروں کی وردی میں ملبوس تھا۔ خواب ہی میں اس نے ایک عورت کو جو اس کے ساتھ تھی کہا کہ یہ زخمی ہو گیا ہے اور اسے فوراً ڈاکٹر کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اتنے میں اسے ٹیلیفون کی گھنٹی نے بیدار کر دیا۔ اس کا ایک عزیز اسے ٹیلیفون پر بلا کر یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس کی ہمشیرہ کا لڑکا بلی آرٹاف کے بعد لاپتہ ہے۔ اس نے اپنے بھانجے کو اس کے بچپن کے بعد سے دیکھا نہیں تھا۔ اس نے دریافت کیا کہ اس کا چہرہ پتلا ہے اس کے بال سیاہ ہیں اور وہ ہوائی سروس میں افسر ہے۔ ان سوالات کے جواب اسے اثبات میں ملے اتنے میں انگریزی ہسپتال سے یہ اطلاع ملی کہ اس کا لڑکا طیارہ کے حادثہ میں زخمی ہو گیا ہے۔ (ماخوذ)

دعائے مغفرت

میری بیوی فوت ہو گئی ہے اور اس گاؤں بلکہ علاقہ میں احمدی دوست بہت کم ہیں۔ جنازہ میں کوئی احمدی شامل نہیں ہوا۔ احباب جماعت غائبانہ جنازہ پڑھیں اور مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

محمد حسین چوہڑی گرسا کن کوٹ داد
ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"جماعت کا ہر فرد وصیت کرے"

(منقول از اخبار الفضل ۵ر جون ۴۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اس وقت میرے نزدیک کم از کم یہ تحریک ہونی چاہیئے کہ **جماعت کا ہر فرد وصیت کرے**۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ جس کے لئے یہ لوگ وصیت کیا کرتے تھے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں! اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ہر احمدی وصیت کرے۔ اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے۔ وہ قادیان کے ہمارے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں۔ بلکہ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم رہنے والے ہیں۔ **یہ کم سے کم مظاہرہ ایمان ہے جس کی** اس وقت تم سے امید کی جاتی ہے۔ پس جو شخص ساڑھے سولہ فیصدی بھی نہیں دے سکتا میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے کم از کم اس قدر ایمان کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے کہ وہ وصیت کر دے۔ **اور کوشش کی جائے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو۔** اگر اس تحریک کو پورے زور سے جاری رکھا جائے تو دشمن کا منہ خود بخود بند ہو جائے گا! اور وہ سمجھے گا۔ کہ ان لوگوں میں ایمان کی سچی حلاوت پائی جاتی ہے۔

کم سے کم ایمان کا مظاہرہ یہ ہوگا کہ وہ وصیت کر دیں۔ **کوئی مرد کوئی عورت کوئی بالغ بچہ ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو۔** تا دنیا کو معلوم ہو جائے کہ تم میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے اور قادیان کے کھوئے جانے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی یا اس کے نظام کے متعلق تمہیں کسی قسم کا شک و شبہ پیدا نہیں ہوا۔"

حضور کا یہ ارشاد نہ صرف غیر موصی انصار کے لئے ہے بلکہ غیر موصی خدام کے لئے بھی ہے! اور نہ صرف غیر موصی انصار اور غیر موصی خدام کے لئے ہے بلکہ غیر موصی خواتین بھی اس کی مخاطب ہیں۔

پس امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان وصایا کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکام قرآن کا ذریعہ قرار دیا ہے زندہ اور جاری رکھیں اور جماعت احمدیہ کو اس سے غافل نہ ہونے دیں کیونکہ نظام وصیت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی خاص وحی کے ماتحت جاری فرمایا ہے اور اسی نظام وصیت کے متعلق حضور فرماتے ہیں۔ کہ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے۔ "ھٰذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون" پس عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ جن لوگوں نے ابھی وصیت نہیں کی ان کو خبردار کریں کہ خدا کا برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا فرماتا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲ ۱۰/۵۸ بروز بدھ حافظ غلام محی الدین صاحب معلم وقف جدید کا نکاح ثانی امۃ الرشید صاحبہ بنت میاں فضل کریم صاحب مرحوم ساکن ڈھوک ضلع جہلم کے ساتھ بابو احمد دین صاحب سیکرٹری مال کھیوڑہ نے بمقام کھیوڑہ ضلع جہلم پڑھایا! احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

(میاں سلطان بخش کلرکہار)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ صاحبہ ۲۲ ۱۰/۵۸ کو وفات پا گئی ہیں! انا للہ وانا الیہ راجعون درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمانے اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(فضل الرحمٰن نور محمد فارم)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بہت تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سالانہ بجٹ کے مقابلہ میں محض پندرہ فی صدی ہے۔ اس وقت تک تو اس چندہ کی نصف رقم وصول ہو جانی چاہیئے تھی۔ کیونکہ یہ چندہ مئی سے لیکر دسمبر تک آٹھ مہینوں میں پورا وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ تا جلسہ سالانہ کا خرچ اسی چندہ کی آمد سے ادا ہو جائے۔ کئی جماعتوں کی طرف سے نصف وصولی بھی ہو چکی ہے بلکہ بعض جماعتیں تو اس سال کا سال بھر کا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔ دوسری تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پوری توجہ اور محنت سے شروع کر دیں۔ اب مزید التواء کی گنجائش نہیں

(ناظر بیت المال)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری نانی جان اہلیہ مولوی غلام رسول صاحب افغان راولپنڈی میں سخت بیمار ہیں دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمادے۔

(خاکسار محمد رفیع خان ہیڈ کلرک بیت المال ابن مولوی محمد شہزادہ خان صاحب افغان احمد نگر جھنگ)

۲۔ میرے ماموں میاں محمد علی صاحب آف مانگٹ اونچے ۱۵/۲۰ دن سے بیمار ہیں۔ احباب کرام صحت کے لئے دعا فرمائیں (عبدالواحد معلم چک ۱۱ کوٹ سیلہ رام تحصیل و ضلع ملتان)

۳۔ مکرم یار محمد صاحب خادم و برادرم نیاز محمد صاحب چند دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایم نصیر الدین میونسپل کمیٹی ربوہ)

۴۔ میری بیوی بیمار ہے۔ ۱۲ یوم سے بخار اور بے چینی ہے۔ بہت پریشان ہوں احباب سے درخواست دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ)

۵۔ میرے والد مکرم ملک محمد شفیع صاحب لائلپوری کے گلا میں [illegible] اور گنگا رام ہسپتال لاہور میں ایک ماہ سے زیر علاج ہیں تاحال تکلیف میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔

(ملک لطیف احمد سرور گلی نمبر ۳ دھوبی گھاٹ لائلپور)

۶۔ میری والدہ صاحبہ جو حضرت مسیح پاک کی صحابیہ ہیں۔ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت آرام ہے لیکن تاحال فالج کا اثر ہے۔ نیز میری لڑکی عزیزہ امۃ الحمید اوکاڑہ میں بیمار ہے۔ احباب سے دونوں کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار سیٹھی خلیل الرحمٰن قادیانی حال مشین محلہ مکان نمبر ۱۴۲ جہلم شہر)

۷۔ میری اہلیہ ۱½ سال سے بعارضہ درد گردہ و دیگر عوارض بیمار ہے۔ بزرگان کرام۔ درویشان قادیان اور جملہ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد عبداللہ اعجاز)

۸۔ میرے تایا چوہدری فتح دین صاحب سیال پیشاب بند ہو جانے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ [illegible]

۹۔ ہم تین بھائی [illegible] کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب باعزت رہائی کے لئے دعا فرمائیں [illegible]

تاجروں سے درآمدی اونی سوتی اور ریشمی کپڑے کی تفاصیل طلب کر لی گئیں

کارخانہ دار بھی ٹیکسٹائل کمشنر کو اپنے مال کی تفصیل سے آگاہ کریں

کراچی ۷ نومبر۔ ٹیکسٹائل کمشنر نے سوتی کپڑے۔ سوت۔ اونی کپڑے۔ دھاگہ اور مصنوعی ریشمی کپڑے اور دھاگہ کے درآمد کنندگان کو ہدایت کی ہے کہ وہ پیر کے روز تک اپنے ذخائر کا انکشاف کریں اور اس مال کی تفصیل بھی بتائیں جو کسی بندرگاہ یا پاکستان میں داخلہ کی کسی اور جگہ پر پہنچ چکا ہو۔

درآمدی تاجروں سے کہا گیا ہے۔ کہ مطلوبہ معلومات مقررہ فارم میں پیر کے روز تک مہیا کریں۔ اور آئندہ بندرگاہ یا پاکستان میں داخلہ کے کسی مقام پر مال پہنچنے سے تین روز کے اندر اندر اس کی تفصیل بہم پہنچائیں۔

ٹیکسٹائل نے مذکورہ اشیائے تھوک اور پرچون فروشوں کو بھی اپنے ذخائر کی اطلاع دینے کی ہدایت کی ہے۔ درآمد کنندگان اور سٹاکسٹوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مطلوبہ معلومات مجوزہ فارم میں بہم پہنچائیں۔ یہ فارم بزبان انگریزی پر کئے جانا چاہئیں۔ اور اس کی دو نقول ہونی چاہئیں۔ فارم کے ہمراہ شیڈز کا بچک منسلک کیا جائے اور یہ تمام دستاویزات ٹیکسٹائل کمشنر کو بذریعہ رجسٹری ارسال کرنی چاہئیں۔

ٹیکسٹائل کمشنر نے یہ ہدایت بھی کی ہے کہ اس طرح سوتی کپڑے، سوت اونی کپڑے اور دھاگہ مصنوعی۔ ریشمی کپڑے اور دھاگہ کے جن ذخائر کی اطلاع بہم پہنچائی جائے۔ اسے ٹیکسٹائل کمشنر کی مقررہ قیمتوں سے مہنگے داموں فروخت نہ کیا جائے۔ اگر کوئی تھوک یا پرچون فروش اپنے ذخیرہ کی اطلاع ۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء کے اعلان کے مطابق اپنے علاقہ کے حاکم کو دے چکا ہے تو اس اطلاع کی نقل بھی ٹیکسٹائل کمشنر کو ارسال کی جائے۔

ٹیکسٹائل کمشنر نے پاکستان بھر میں اونی کپڑا اور سوت تیار کرنے والوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے ذخائر ٹریڈ مارک یا کوالٹی مارک کپڑے کی صورت میں فی گز اوسط وزن اور سوت کی صورت میں اس کے کاؤنٹ ۷ اکتوبر سے پہلے ایکس مل قیمت (بشمول ایکسائز ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس) ۷ اکتوبر کے بعد کی تخفیف شدہ قیمت سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔

آرٹ سلک کلاتھ تیار کرنے والے صنعت کاروں کو بھی اسی قسم کی معلومات فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

رشوت کے الزام میں پٹواری گرفتار

شیخوپورہ ۷ نومبر۔ مارشل لاء حکام نے علاقہ مجسٹریٹ تھانہ شاہدرہ کے ایک پٹواری محمد حسین کو رشوت کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ محمد حسین نے کوٹ دھنپت کے ایک شخص محمد انور سے الاٹمنٹ کے تنازعہ کے سلسلہ میں دس روپے رشوت طلب کی تھی جس کی اطلاع پر مرید کے میں متعین مارشل لاء حکام نے چھاپہ مار کر پٹواری کو رشوت لیتے ہوئے گرفتار کر لیا۔

شیخوپورہ میں ناجائز اسلحہ کی حوالگی

شیخوپورہ ۷ نومبر۔ مقامی پولیس حکام نے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد ناجائز اسلحہ برآمد کرنے کے لئے جس مہم کا آغاز کیا تھا وہ بیحد کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ پچھلے ماہ کے اختتام تک دو مشین گنیں چار سو چوبیس ریوالور اور پستول تین سو پچھتر رائفلیں۔ ایک سو اٹھتر بندوقیں۔ پانچ ہزار آٹھ سو پچانوے کارتوس، ایک ہزار دو سو ستائیس تلواریں۔ تین سو انسٹھ برچھیاں، دو سو چھبیس چھویاں۔ سولہ سو پانچ نیزے اور بلمیں اور اکاسی ٹکوے پولیس کے حوالے کئے گئے۔

محکمہ خوراک اب تک ۴۴۴۳ ٹن گندم سرکاری طور پر خرید چکا ہے۔ اس میں سے ۱۶۶۴ ٹن گندم مارشل لاء کے نفاذ کے بعد خریدی گئی۔ اس کے علاوہ محکمہ نے چاول خریدنے کے لئے ضلع کی مختلف منڈیوں پر تقریباً دو سو ڈیلر مقرر کئے تھے۔ اور اس وقت تقریباً دو ہزار چار سو ٹن چاول خریدا جا چکا ہے اور حکومت نے ضلع شیخوپورہ کے لئے ۲۷ ہزار ٹن کا کوٹہ مقرر کیا ہے۔

سپیشل پولیس کراچی کے نئے سپرنٹنڈنٹ

لاہور ۷ نومبر۔ پاکستان سپیشل پولیس کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور خیر سید معزالدین کو ترقی دے کر کراچی میں پاکستان سپیشل پولیس کا سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ آپ شیر حسن خاں کی جگہ گئے ہیں جن کا تبادلہ ہو گیا ہے۔

معاشرے کی خرابیاں دور کرنے کیلئے ہمیں مل جلکر کام کرنا چاہیئے

شہریوں سے لاہور کے ڈپٹی سب ایڈمنسٹریٹر مارشل لاء کا خطاب

لاہور ۷ نومبر۔ موجودہ مارشل لاء عوام الناس کے احساسات کا مظہر ہے۔ ہمارا مقصد ایک ایسی فضا پیدا کرنا ہے۔ جس میں ہر شخص کو اس کی ضروریات زندگی حاصل ہوں اور وہ اپنے استحقاق کے مطابق انصاف حاصل کر سکے۔

یہ الفاظ لاہور سول ڈسٹرکٹ میں مارشل لاء کے ڈپٹی سب ایڈمنسٹریٹر نے کل شام گریفن انسٹی ٹیوٹ میں ممتاز شہریوں اور تجارت پیشہ افراد کو خطاب کرتے ہوئے کہے۔ آپ نے کہا "عوام نے یقیناً محسوس کیا ہو گا کہ مارشل لاء کے حکام نے سول انتظامیہ کے تعاون سے دو مہینے سے بھی کم مدت میں کتنی تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں مارشل لاء کے حکام سے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے آپ نے کہا "آج میں آپ کی فہم و فراست سے یہ اپیل کرنے آیا ہوں کہ آپ اپنی ذمہ داریاں محسوس کریں اور ہم ذہنوں کے ساتھ تعاون کریں۔ جنہوں نے سول انتظامیہ کی مدد کرنے کی زائد ذمہ داریاں قبول کر لی ہیں ہم سب جانتے ہیں کہ مارشل لاء کے نفاذ سے قبل ملک میں جو انتشار پھیلا ہوا تھا اس کی ذمہ داری کس پر عاید ہوتی ہے اور ان کا نام بار بار لینے سے کوئی فائدہ نہیں ہے مگر یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ عوام بھی کسی حد تک اس صورت حال کے ذمہ دار ہیں۔ اس لئے ان لعنتوں کو ختم کرنے کے لئے جنہوں نے معاشرے میں جڑ پکڑ لی ہے، ہمیں مل جل کر کام کرنا چاہیئے۔ مارشل لاء کے حکام جبر پر یقین نہیں رکھتے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کے دل بدل جائیں۔ کیونکہ معاشرے کی اصلاح کا یہی واحد ذریعہ ہے۔

حاضرین پر یہ واضح کرتے ہوئے کہ حالات کو بدلنے کے لئے عوام مارشل لاء کے حکام سے کس طرح تعاون کر سکتے ہیں۔ آپ نے یہ اپیل کی کہ بدانتظامیوں اور بدعنوانیوں کے واقعات کی اطلاع حکام کو دی جائے۔ اور معاشرے میں کوئی "ناسور" ہو تو ہر شخص حکام کو اس سے باخبر کرنا اپنا فرض تصور کرے۔

تاجروں کو انتباہ

آپ نے کہا کہ قیمتوں پر سے کنٹرول ہٹا کر مارشل کے حکام نے تاجروں اور کاروباری طبقہ کو اپنی اصلاح کرنے اور اپنے آپ کو نظم و ضبط کا عادی بنانے کا موقع دیا ہے۔ کوئی معاشرہ کاروباری طبقہ کے بغیر باقی نہیں رہ سکتا۔ اور ترقی پذیر معاشرے کیلئے تجارت اور کاروبار کی صحت مند ترقی ضروری ہے مگر کوئی حکومت کاروباری طبقہ کو منافع خوری اور دفعتاً امیر بن جانے کی اجازت نہیں دے سکتی ہم نے دوکانداروں پر بھروسہ کیا ہے کہ وہ ان ذمہ داریوں کے احساس کا ثبوت دیں گے۔ جو معاشرے کی جانب سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ اور ملک کا وسیع تر مفاد اپنے پیش نظر رکھیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ کاروباری طبقہ ایسے حالات پیدا نہیں کریگا کہ قیمتوں پر دوبارہ کنٹرول عاید کرنا پڑے۔

عوام کی شکایات کے ازالے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا مارشل لاء کے حکام اس کا خاص طور پر خیال رکھیں گے کہ ہر شخص سے انصاف کیا جائے۔ مگر یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے۔ جب عوام تعاون کریں۔ اور صرف ایسی شکایات درج کرائیں جو درست اور صحیح ہوں۔

ڈپٹی سب ایڈمنسٹریٹر نے حاضرین سے مزید کہا کہ مرکزی وزیر بحالیات نے اپنے حالیہ دورہ لاہور کے موقع پر حکام سے مشورہ کیا تھا تاکہ مہاجرین کو آباد کیا جا سکے اور ان کے دعاوی کا تصفیہ ہو سکے۔ ان حالات کا فیصلہ کرنے کے لئے حکام ضروری اصول وضع کرنے میں مصروف ہیں اور ہمیں امید ہے کہ یہ مسائل مستقبل قریب میں حل کر لئے جائیں گے۔

آخر میں آپ نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر عوام میں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس پیدا کریں اور نظم و نسق کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے حکومت کی مدد کریں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

میو ہسپتال میں سَو بستروں کا اضافہ کیا جائے

مرکزی وزیر صحت و معاشرتی بہبود لیفٹیننٹ جنرل برکی کا حکم

لاہور ۸ نومبر۔ پاکستان کے وزیر صحت و معاشرتی بہبود لیفٹیننٹ جنرل ڈبلیو اے برکی نے میو ہسپتال میں ایک سو بستروں کے اضافہ کا حکم دیا ہے۔ آپ نے بستروں میں اضافہ کے مطابق متعلقہ سامان اور سٹاف کی تعداد بڑھانے کا بھی حکم دیا ہے۔

یاد رہے میو ہسپتال ساڑھے چھ سو بستروں کے لئے تعمیر کیا گیا تھا۔ لیکن آجکل یہاں مریضوں کی تعداد بڑھ کر ساڑھے نو سو تک پہنچ چکی ہے۔ بخصوصاً تپ دق کے وارڈوں میں مریضوں کا بہت زیادہ ہجوم ہے اور برآمدوں اور گزرنے کے راستوں میں بھی چارپائیاں بچھی ہوئی ہیں۔

وزیر صحت و معاشرتی بہبود نے یہ حکم کل صبح تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہسپتال کے مختلف وارڈوں کے معائنہ کے بعد دیا۔ آپ نے اس معائنہ کے دوران متعلقہ عملہ سے ہسپتال میں کارکردگی کو بہتر بنانے کے متعلق بات چیت کی۔ ڈائریکٹر محکمہ صحت کرنل بشیر سید، ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ صحت ڈاکٹر محمد جمال سعید، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ۔ ڈاکٹر امیر الدین اور دوسرے حکام بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

لیفٹیننٹ جنرل برکی نے معائنہ کے دوران یہ کہا کہ یہ ہسپتال ایک تربیتی ادارہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اس کا معیار قائم رہنا چاہئے۔ آپ نے متعلقہ ڈاکٹروں کو ہدایت کی۔ وہ ایسے مریضوں کو داخل کریں۔ جن کا مرض بڑھ گیا ہو اور ان کا ہسپتال میں داخل کرنا ضروری ہو۔ آپ نے ٹی بی وارڈ کے انتظام اور مریضوں کی دیکھ بھال کے کام پر اطمینان ظاہر کیا۔

مرکزی وزیر صحت نے تقریباً نصف گھنٹہ ہسپتال کے عملہ سے بات چیت کی۔ ان کی تکالیف کو جلد دور کرنے کا وعدہ کیا۔ آپ نے اس کے بعد لیڈی ایچیسن ہسپتال گنگا رام ہسپتال لیڈی ولنگڈن ہسپتال اور دانتوں کے ہسپتال کا بھی معائنہ کیا۔

گنگا رام ہسپتال کے معائنہ کے دوران میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر شجاعت علی نے وزیر صحت کو بتایا کہ عنقریب اس ہسپتال میں چوتن ہزار روپے کے صرف سے تین نئے بیبر روم تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے محکمہ تعمیرات کو رقم دے دی گئی ہے اور تعمیر کا کام جلد شروع ہو جائے گا۔ ڈاکٹر شجاعت علی نے مزید بتایا کہ یہ رقم مختلف مخیر حضرات نے ہسپتال کو چندہ کے طور پر دی تھی۔

لیفٹیننٹ جنرل برکی کل صبح کوٹ لکھپت میں دیلفیئر ہوم کا معائنہ کریں گے۔ اور اسی شام کے وقت بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے۔

سمگل شدہ کپڑے کی مالیت

لاہور ۸ نومبر۔ ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد سرکاری حکام اب تک ایک لاکھ ۶۶ ہزار ۳۹۲ روپے کی مالیت کا سمگل کیا ہوا کپڑا اور دھاگا برآمد کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ نو ہزار ایک سو ساٹھ روپے کی مالیت کا سمگل کیا ہوا کپڑا، شاہی اور ٹوپیاں ۵۸۹۰ روپے کی مالیت کے سونے کے سکے اور ۳۷ ½ تولے زیورات بھی برآمد کئے گئے ہیں۔

ایک لاکھ بیس ہزار کے بھارتی نوٹ پکڑے گئے

حیدر آباد ۸ نومبر۔ مارشل لاء کے حکام نے کل میرپور خاص کے قریب دو بڑے سمگلروں کے قبضہ سے ایک لاکھ بیس ہزار روپے کی مالیت کے بھارتی کرنسی نوٹ برآمد کئے ہیں۔ ان میں سے بیس ہزار کے نوٹ سونے کے بدنام سمگلر حاجی ابوبکر کے ایک ساتھی کی نشاندہی پر ایک گاؤں کے کھیت سے برآمد کئے گئے ہیں اور باقی رقم سونے کے ایک اور سمگلر نبو جاکھیو کی نشاندہی پر نکالی گئی ہے مگر نبو جاکھیو، مارشل لاء کے حکام نے سونے کی سمگلنگ کے سلسلے میں تھرپارکر کے ایک بڑے زمیندار اور سیاسی کارکن کو گرفتار کر لیا ہے۔

مارشل لاء کے حکام سے شکایات کا نیا پتہ

لاہور ۸ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ لاہور کے مختلف علاقوں میں چونکہ شکایات کے دفاتر بند کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے عوام کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ آئندہ اپنی شکایتیں ذیل کے پتہ پر بھیجیں۔ اسسٹنٹ سب ایڈمنسٹریٹر مارشل لاء نمبر ایک سیکرٹریٹ اسمبلی چیمبرز لاہور

کمیاب اشیاء کی قلت جلد ختم ہو جائے گی

نرخ میں معمولی اضافے کے بعد گھی کوئلہ اور انڈے لاہور آنے لگے

لاہور ۸ نومبر۔ گزشتہ دو اڑھائی ہفتے قبل لاہور میں دیسی گھی، سرسوں کا تیل گوشت، مکھن اور بعض دوسری اشیائے خوردنی کی جو قلت پیدا ہو گئی تھی وہ تا حال پوری طرح دور نہیں ہوئی۔ تاہم متعلقہ بڑے بیوپاریوں کا خیال ہے کہ صوبائی دار الحکومت میں ان اشیاء کی سپلائی ہفتہ عشرہ میں معمول کے مطابق شروع ہو جائے گی۔

غلہ منڈی کے تاجروں نے اشیائے خوردنی کی کمی کے اسباب کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ باہر کی منڈیوں سے لاہور میں مال کی آمد میں کمی واقع ہو گئی ہے اور جو مال آج کل درآمد ہو رہا ہے وہ شہریوں کی ضرورت کے لئے ناکافی ہے۔

متعلقہ بیوپاریوں کے بیان کے مطابق دو ایک ماہ قبل صوبہ کے دوسرے علاقوں کے مقابلہ میں لاہور میں گھی کے نرخ قدرے زیادہ تھے۔ جس کی وجہ سے لوگ اپنا مال یہاں لاتے رہتے تھے۔ آج کل باہر کے علاقوں میں لاہور کے مقابلہ میں نرخ برابر یا زیادہ ہیں۔ تاندلیانوالہ، اوکاڑہ اور سرگودھا کے تاجر اس سے قبل زیادہ بھاؤ کے لالچ میں اپنا مال لاہور لاتے رہتے تھے لیکن آجکل وہیں ان کا مال لاہور سے بہتر نرخوں میں فروخت ہو جاتا ہے اسلئے وہ اس طرف کا رُخ نہیں کرتے۔

بعض بیوپاریوں نے گھی کی قلت کی ایک اور وجہ بھی بیان کی ہے۔ ان کے بیان کے مطابق پہلے یہاں جو گھی فروخت ہوتا تھا اس میں بناسپتی گھی، چربی اور اسی قسم کی دوسری اشیاء کی ملاوٹ ہوتی تھی۔ ملاوٹ کا کاروبار اب بند ہو چکا ہے اسلئے جس تناسب سے ملاوٹ کی جاتی تھی اب اس کے مطابق مال میں کمی ہو گئی ہے۔

سرسوں کے تیل کی صورت حال بھی بعینہٖ یہی ہے۔ باہر کی منڈیوں میں لاہور سے بہتر نرخ ہیں اور مال زیادہ تر آس پاس کے علاقوں میں ہی بک جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کراچی اور بعض دوسرے شہروں میں دوسرے حصوں کے مقابلہ میں زیادہ نرخ ہیں۔ اس لئے بعض تاجروں نے ان شہروں کا رُخ کر لیا ہے۔

ساڑھے چار سو میل لمبے ابحاہ کھود ے گئے

پشاور ۸ نومبر۔ "اپنی مدد آپ کرو" کے تحت چودہ روز پیشتر دریائے سندھ کی ہر تیلو کے ساڑھے چار سو میل لمبے راجباہ ہو دے تاجو [illegible]

کام شروع کیا گیا تھا وہ مکمل ہو گیا۔ قریباً ساٹھ مربع میل رقبہ میں روزانہ دس ہزار دیہاتیوں نے رضاکارانہ طور پر اس کام میں حصہ لیا۔ اور اس طرح ضلع مردان کی تحصیل صوابی میں چالیس سے پینتالیس ہزار ایکڑ اراضیات کو پانی کی دائمی سپلائی کا اہتمام کر دیا۔ دیہاتی ابھی پندرہ بیس روز کام کرینگے اور فصل ربیع کی کاشت مکمل کریں گے۔

یہ کام مارشل لاء کے حکام کے ایماء پر شروع کیا گیا تھا۔ ایک مرحلہ پر اس کام میں قریباً ایک لاکھ افراد نے حصہ لیا۔ اور اس طرح پاکستان میں "اپنی مدد آپ کرو" کی غالباً عظیم ترین مثال قائم کر دی۔ اس کام میں پتھروں وغیرہ کو ہٹانے کے لئے بلڈوزروں اور انجنیروں یا افسروں کی خدمات کے سوا محکمہ کا خرچ برائے نام ہوا ہے۔ اس علاقہ میں زراعت کا تمام تر انحصار بارشوں پر ہوتا تھا لیکن اب یہاں راجباہوں کی بدولت سالانہ قریباً ساڑھے چار لاکھ من مزید گندم پیدا ہوگی۔ اس طرح کاشتکاروں کو قریباً ساٹھ لاکھ سالانہ اور حکومت کو صرف آبیانہ کے تحت قریباً چھ لاکھ روپے آمدنی ہوگی۔

قبرص سے برطانوی فوجوں کی واپسی

نکوسیا ۸ نومبر۔ عراق میں فوجی انقلاب کے موقع پر جو برطانوی فوجیں قبرص بھیجی گئی تھیں انکی واپسی شروع ہو گئی ہے۔